Volume 03, Issue 04,
October-December 2025
PP: 75-82
Open Access on:
www.alimanjournal.com

AL-IMAN Research Journal
P-ISSN: 3006-1261 E-ISSN: 3006-127X

https://doi.org/10.63283/IRJ.03.04/65



مابعد جدید بیانیہ وسیلے۔ایک تعارف

Postmodern Narrative Devices: An Introduction

Dr. Muhammad Daud Rahat[1], Dr. Farida Shehzadi[2]

Article History

Received
12-12-2025

Accepted
27-12-2025

Published
30-12-2025

Abstract & Indexing

Abstract

Postmodern narrative devices have significantly transformed the landscape of contemporary fiction by challenging conventional narrative techniques and redefining the relationship between writers and readers. Narrative devices such as metafiction, intertextuality, fragmentation, pastiche, faction, temporal distortion, irony, black comedy, maximalism, and minimalism destabilize established narrative structures and open up new possibilities for representing reality, identity, memory, and experience. This study aims to introduce the theoretical foundations, distinctive features, and literary implications of these narrative devices, highlighting their role in questioning absolute truths, challenging linear conceptions of time, and foregrounding the constructed nature of fictional reality. It also explores how postmodern narrative devices contribute to interpretive multiplicity and transform readers from passive recipients into active participants in the process of meaning-making. Through an examination of these techniques, the study seeks to enhance understanding of the ways in which postmodern fiction challenges traditional literary conventions and offers diverse perspectives on the complexities of human experience.

Keywords:

Postmodern Narrative Devices, Metafiction, Intertextuality, Fragmentation, Pastiche, Faction, Temporal Distortion, Irony, Black Comedy, Maximalism, Minimalism.

[1] *Research Scholar, daudrahat@gmail.com* ***Corresponding Author***
[2] *Lecturer, Government Associate College for Women, Phalrawan, Sargodha, Pakistan.*

All Rights Reserved © 2025 This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

مابعد جدید فکشن نے نہ صرف ادب کے روایتی تصور پر کاری ضرب لگائی، بلکہ ان کی روایتی ہیئت کو بھی منہدم کر دیا اور اس کی جگہ نئے اور یکسر مختلف عناصر پر نئے فکشن کی بنیاد رکھی۔ مابعد جدید عہد میں تخلیق ہونے والے فکشن میں کئی ایک بیانیہ وسیلے امتیازی عناصر کے طور پر شناخت کیے جاسکتے ہیں۔ ان میں سے بیش تر وسیلوں کو بعض اوقات اکٹھے بھی برتا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر میٹا فکشن اور فنی مخطوطہ اکثر طنز خفی کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

طنزِ خفی (Irony)

یہ بیانیہ وسیلہ اگرچہ ادب میں مابعد جدیدیت کی دین نہیں ہے، تاہم اسے مابعد جدید بیانیہ تکنیک میں اہم حیثیت حاصل ہے۔ اردو میں مختلف تراجم کا روپ کرنے والی اس اصطلاح کا مطلب ظاہر سے یکسر مختلف ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے اس کا مزاج مجاز مرسل سے جاملتا ہے جہاں الفاظ اپنے اصل سے یکسر متضاد معنی میں برتے جارہے ہوتے ہیں۔ طنز خفی میں بھی کہنے والا اپنا مطلب بیان کرنے کے لیے روایتی کی بجائے بالکل مختلف لفظ استعمال میں لاتا ہے۔ طنز لطیف نوعیت کا بھی ہو سکتا ہے اور کسی سنجیدہ معاملے کو مزاح کے انداز میں بیان کر کے بھی طنزیہ لہجہ اختیار کیا جاسکتا ہے۔ اس بیانیے وسیلے میں مصنف حقیقی مفہوم کو کہانی اور اس کے متعلقات کی تہہ میں پوشیدہ کر دیتا ہے اور اس سے مراد متضاد معنی ہوتے ہیں۔[1] طنز خفی عام سطح کے طنز و مزاح سے آگے کی چیز ہے جو زیادہ فنی مہارت کا تقاضا کرتا ہے۔ اس میں کسی سنجیدہ معاملے کو اجاگر کرنے کے لیے اس کی مضحکہ خیز صورت حال قاری کے سامنے پیش کی جاتی ہے۔ طنز طاقت ور انداز فکر یا افراد کو چیلنج کرتا ہے اور ایک متبادل سوچ کو سامنے لاتا ہے۔ زندگی کی ناہمواریوں کا اشاروں کنایوں میں فنکارانہ اظہار طنز خفی کے زمرے میں آتا ہے۔ آکسفورڈ ڈکشنری آف لٹریری ٹرمز میں Irony کی تعریف ان الفاظ میں بیان کی گئی ہے:

"بے ترتیبی کا ایسا مزاحیہ تصور جس میں بظاہر ایک سادہ بیان یا وقوعہ کو اس کے تناظر کے ذریعے ایک اور نوعیت کی اہمیت دی جاتی ہے۔"[2]

طنزِ خفی کا بنیادی مقصد عام طور پر بیانیے کے ذریعے کسی معاملے کے احمقانہ پہلو یا کسی خامی کو اجاگر کرتے ہوئے اس پر لوگوں کو غور کرنے کا موقع فراہم کرنا ہوتا ہے۔ کسی خامی کے براہ راست اظہار کی بجائے طنز خفی کے پیرائے میں اس کا اظہار قاری کے ہاں ایک چبھن کا احساس بیدار کرتا ہے جو اس معاملے کے حوالے سے بحث کے در کھول دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ڈرامائی، بیانیہ اور واقعاتی طنز ایک سچائی کے فن کارانہ اظہار کے طور پر استعمال میں لائے جاتے ہیں۔ طنز خفی کا اظہار صرف براہ راست بیانیے میں ہی نہیں ہوتا، بلکہ کرداروں کے حالات، معاملات اور واقعات کے ذریعے بھی پیش کیا جاتا ہے۔ طنزِ خفی کے ذریعے فکشن میں واقعات اور معاملات کو استہزائی اور تمسخرانہ اسلوب میں اس طور سے پیش کیا جاتا ہے کہ بات کا ابلاغ بھی ہو جاتا ہے اور کسی کو ناگوار بھی نہیں گزرتا۔

کھیل تماشا (Playfullness)

مابعد جدید فکشن میں استعمال ہونے والا یہ بیانیہ وسیلہ ہلکے پھلکے اور شگفتہ انداز بیان پر مشتمل ہے۔ قومی انگریزی اردو لغت میں playfullness کا مطلب کھیل تماشوں والا، چنچل، شوخ، مذاق سے بھرپور، زندہ دل اور ہنس مکھ۔[3] آکسفرڈ ڈکشنری آف لٹریری ٹرمز میں playfullnss کی تعریف ان الفاظ میں پیش کی گئی ہے:

"The quality of being light-hearted or full of fun"[4]

دیگر انگریزی لغات میں اس کی تعریف یوں بیان ہوئی ہے:

"مزے اور خوش مزاجی سے بھرپور folicsome or sportive[5]

"زندگی کے روشن رخ کو دیکھنے، دوسروں کے ساتھ ہنسی مذاق، زندگی کو زیادہ سنجیدہ نہ لینے اور ذہن کو مثبت رکھنے کی صلاحیت۔ کھیل تماشے کو مذاق کی اساس تصور کیا جاتا ہے۔"[6]

کھیل تماشے کا استعمال زیادہ تر طنز خفی کے ساتھ ہوتا ہے۔یہ دونوں عناصر مابعد جدید ادب کے سب سے زیادہ شناخت کیے جانے والے پہلو میں شمار کیے جاتے ہیں۔اگرچہ فکشن میں ان کے استعمال کا آغاز مابعد جدیدیت سے نہیں ہوا،تاہم یہ مابعد جدید فکشن کی بہت سی نگارشات کے اہم اور بنیادی خدوخال کی صورت اختیار کر گئے ہیں۔

مابعد جدیدیت کا مزاج ایسا ہے کہ یہ حقیقت کے پیچیدہ نمونوں،مہابیانیوں اور سنجیدہ صورتوں کا استرداد کرتی نظر آتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ مابعد جدید فکشن میں بہت سے مقامات پر کھیل تماشے کا اظہار ملتا ہے۔مابعد جدید فکر کے حامل مفکرین کے مطابق آئندہ عہد کی جنگیں ٹیکنالوجی کی بنیاد پر لڑی جائیں گی۔ کھیل تماشے کا پہلو ایسی مہلک ٹیکنالوجی کے خلاف مدافعت کر سکتا ہے۔اس کے ذریعے اس ٹیکنالوجی کے نظام میں موجود مشکوک باتوں سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ کھیل تماشے کی مدد سے ایسے عناصر کو اس نظام سے حذف کر کے مطلوب چیزوں کو اس نظام کا حصہ بنایا جاسکتا ہے تاکہ دنیا کی تباہی کی جانب اس پیش قدمی کو روکا جا سکے۔مابعد جدید ادب میں زندگی کے سنجیدہ موضوعات کو کھیل تماشے کے اسلوب میں پیش کرنا معمولی بات ہے۔play کی اصطلاح سب سے پہلے جرمن فلسفی اور ماہر نفسیات کے گروس(K.Groos) نے1899ء میں وضع کی جس کا مطلب یہ تھا کہ کھیل مستقبل کی زندگیوں پر اثرانداز ہوتا ہے۔[7] یہی وجہ ہے کہ کھیل تماشا مابعد جدید فکشن نگاروں کے ہاں بھی مستقبل کے ضرر سے بچاؤ میں مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔

سیاہ مزاح(Black Humour)

قومی انگریزی اردو لغت میں Black Humour کی تعریف یوں بیان کی گئی ہے:

"افسانوی ادب کی ایک قسم جس میں مسخ شدہ یا بگڑا ہوا مزاحیہ پلاٹ یا بیان ہوتا ہے۔"[8]

ایک انگریزی لغت میں اس کی تعریف یوں ملتی ہے:

"مزاح کی ایسی صورت جو انسانی مصیبت کو قابل رحم کی بجائے لایعنی تصور کرتی ہے،اجو انسانی وجود کو طنزیہ اور بے مقصد لیکن کسی حد تک مزاحیہ سمجھتی ہے۔"[9]

مابعد جدید بیانیہ میں طنز،کنایہ،کھیل تماشے اور سیاہ مزاح کو بیشتر اوقات ایک ساتھ استعمال میں لایا جاتا ہے۔ایسا اس وجہ سے ہے کہ سیاہ مزاح بھی دیگر دو کی طرح حالات کے مضحکہ خیز پہلو کو بیان کرتا ہے۔سیاہ مزاح کار اپنی تحریر میں اس وسیلے کو کسی غیر معمولی مسئلے کے حل کی تلاش کے ایک قرینے کے طور پر استعمال میں لاتے ہیں۔ایسے ادب کے مطالعہ سے قاری میں کرب اور سنجیدہ فکر کے ساتھ تفریح کا عنصر بھی جنم لیتا ہے۔اس بیانیہ قرینے کے غالب موضوعات میں موت، تشدد، قتل،بدعنوانی،گھریلو تشدد،دہشت گردی،بیماری، تشویش،ڈپریشن،منشیات کے استعمال،معذوری، پاگل پن،ہم جنس پرستی، بربریت، زنا، دہشت گردی اور خودکش حملے جیسے ہولناک موضوعات شامل ہیں۔مابعد جدید ادب میں سیاہ مزاح کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ بہت سے ناول نگار جنہیں اب مابعد جدید ناول نگار شمار کیا جاتا ہے،اس سے قبل انہیں سیاہ مزاح نگار کے طور پر شناخت کیا جاتا تھا۔جنگ عظیم دوم کے موضوعات اور اس کی ہولناکیوں کو سیاہ مزاح کی صورت میں پیش کرنے والے ان لکھاریوں میں ہیلر(Heller)،وونی گٹ(Vonnegt) اور پینچون(Pynchon) کے نام قابل ذکر ہیں۔ان لکھاریوں نے ایسے معاشرتی موضوعات کی پیش کش کے لیے سیاہ مزاح کے بیانیہ وسیلے کا فراواں استعمال کیا ہے۔

حقسانہ(Faction)

انگریزی اصطلاح faction دراصل دو الفاظ fact اور faction کا مرکب ہے۔ادب میں اس سے مراد ایسا فکشن ہے جس میں حقیقی واقعات اور کرداروں کو افسانوی رنگ میں پیش کیا جائے۔اس اصطلاح کے ترجمے میں حقیقت اور افسانے کو ملا کر حقسانہ کی اصطلاح وضع کی گئی ہے۔آکسفرڈ انگلش اردو ڈکشنری میں faction کے یہ معنی موجود ہیں:

"حقیقی واقعات و کردار پر مبنی کتاب، فلم،ڈرامہ(fact اور fiction کا مرکب)"[10]

سہیل احمد خان کے مطابق یہ اصطلاح تیس چالیس سال قبل fact اور fiction کے امتزاج سے وضع کی گئی۔ اس سے کوئی ایسا ناول یا ناولٹ مراد ہے جس میں کسی حقیقی واقعے یا واقعات کے سلسلے یا حقیقی کردار سے منسوب افعال کو قلم بند کیا جائے۔ شرط یہ ہے کہ بیانیہ حقائق سے بہت قریب رہے اور اس پر اعلیٰ پائے کی صحافت کا گمان ہو۔[11]

اس افسانوی ادبی اسلوب میں بڑے پیمانے پر حقیقت اور افسانے کو خلط ملط کر دیا جاتا ہے۔ حقیقی نوعیت کے تاریخی اعداد و شمار اور فرضی بات چیت کے ساتھ بنے ہوئے اصل واقعات کی پیش کش کی جاتی ہے اور بیانیے کی تکنیک کے استعمال کے ذریعے اصل حقائق تک قاری کی رسائی کو ممکن بنایا جاتا ہے۔

اس اصطلاح کے حوالے سے عام طور پر بہت سے سوالات اٹھائے جاتے ہیں کہ اس میں افسانے اور حقیقت کا تعین کیونکر ہو گا۔ اس کی ایک صورت تو یہ ہے کہ مصنف پیش لفظ میں خود نشان دہی کر دیتا ہے کہ اس تخلیق میں کن حقیقی عوامل، واقعات یا کرداروں کو دخل ہے۔ یا پھر متن میں کوئی ایسا واضح حوالہ سامنے آتا ہے جو حقیقی واقعے کی غمازی کرتا ہے۔ بیش تر تاریخی ناول کسی نہ کسی تاریخی صداقت کی عکاسی کرتے ہیں، لیکن ان میں پیش کردہ تمام واقعات حقیقی نہیں ہوتے۔ ناول نگار اپنے زرخیز تخیل کے بوتے پر ان میں رنگ آمیزی کرتا چلا جاتا ہے۔ یہ قاری کا وظیفہ ہے کہ وہ فکشن میں موجود سچائی کا تعین دیگر ذرائع کی معاونت سے کرے۔ بین المتونیت کی تکنیک کے استعمال کرتے ہوئے دیگر متون کی مدد سے کسی متن میں موجود حقیقت کا کھوج لگایا جا سکتا ہے۔ متن میں موجود اشاروں کی مدد سے بھی حقیقت تک رسائی حاصل کی جا سکتی ہے اور یہ تعین کیا جا سکتا ہے کہ یہ فکشن پارہ کس حد تک اصل واقعات کو پیش کرتا ہے۔ چونکہ تمام بڑے تاریخی ناولوں میں اس عنصر کا فراواں استعمال دیکھا جا سکتا ہے، اس لیے محض جدت کی غرض سے اسے ایک نیا نام دے کر نئی اصطلاح وضع کرنے کا عمل زیادہ قبولیت حاصل نہیں کر سکا۔ تاریخی کے علاوہ بعض سوانحی ناولوں میں حقانہ کا عنصر واضح طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔ "علی پور کا ایلی" اس کی سب سے واضح مثال ہے۔

قاری کی شرکت (Participation)

مابعد جدید فکشن نگاروں نے جدیدیت کے رد عمل کے طور پر اپنے فکشن میں قاری کو ممکنہ طور پر شامل کرنے کی کوشش کی ہے۔ جدیدیت میں مصنف اور قاری کے مابین فاصلے کو زیادہ اہمیت دی جاتی تھی۔ قاری کو متن میں شریک کرنے کے متنوع قرینے ہیں۔ بعض اوقات قاری کو کردار کے ساتھ سفر کرنے اور اسے محسوس کرنے کا کہا جاتا ہے۔ متن میں بعض مقامات پر ایسے سوالات قائم کیے جاتے ہیں کہ جن کا جواب دیتے وقت قاری یہ سوچتا ہے کہ اگر وہ مصنف کی جگہ پر ہوتا تو کیا ہوتا۔ کسی مقام پر قاری سے اس کی رائے مانگی جاتی ہے اور کہیں اس سے متن کے اختتام کے تعین کا تقاضا کیا جاتا ہے۔ اس طرح کئی ایک ممکنہ طریقوں کی مدد سے مصنف اپنے قاری کو متن میں داخل کرتا رہتا ہے۔ ماہر فکشن نگار اپنے متن میں ایسے خلا پیدا کیے ہوتے ہیں کہ ایک سنجیدہ قاری متن کی درست تفہیم کے لیے متن میں شریک ہو جاتا ہے۔ قاری ہی متن کی متنوع تعبیرات کی سبیل سے متن کی کئی پوشیدہ پرتوں کو کھول دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مابعد جدید فکشن نگار متن میں موجود ابہام کو دور کرنے کے لیے قاری کی شرکت کی توقع کرتے ہیں۔ مختلف پس منظر اور ذہنی صلاحیت کے قاری اپنے ادبی مذاق کے مطابق فن پارے کی مختلف تعبیرات کرتے ہیں جس سے متن کی کئی پرتیں سامنے آتی ہیں۔ اس لیے متن میں قاری سے سوال کرنے والے فکشن نگار یا متن کے اختتام کا فیصلہ قاری پر چھوڑنے والے فکشن نگار دراصل قاری سے متن کی ایک الگ اور منفرد تفہیم کے خواہاں ہوتے ہیں۔ اس غرض سے وہ متن میں قاری کی شرکت کا قصد کرتے ہیں۔

تاریخی بیانیہ (Historiographic Metafiction)

یہ اصطلاح کینیڈین ادبی نظریہ ساز Linda Hutcheon نے 1980 کے قریب پیش کی۔[12] اس خاص اصطلاح کا استعمال ایسے متون کے لیے کیا جاتا ہے جس میں میٹا فکشن کے ساتھ تاریخی بیانیے کی بھی آمیزش موجود ہوتی ہے۔ اس حوالے سے بہت سے ایسے متون ہیں جو بین المتونیت کے وصف کے بھی حامل ہوتے ہیں۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ ایسے متون اپنے اندر بہت سے تاریخی حوالے سموئے ہوئے ہوتے ہیں۔ تاریخی بیانیے کے حامل کچھ متون میں مصنف پوری تاریخ رقم کر دیتے ہیں اور وہ حقیقی کرداروں اور واقعات کو بھی افسانوی رنگ دے کر پیش کرتے ہیں۔ اس ضمن میں ای۔ ایل ڈاکٹر کا "Ragtime"، ولیم

کنیڈی کا"Legs"لبنانی خانہ جنگی اور بے شمار حقیقی سیاسی کرداروں کے بارے میں ہے۔اسی طرح معروف فکشن نگار جان فاؤلز کا" The French Lieutenant's Woman"وکٹوریہ عہد کے تاریخی بیانیے کو سامنے لاتا ہے۔

تاریخی بیانیے کی تکنیک کے استعمال سے جن لکھاریوں کی تخلیقات کو شہرت حاصل ہوئی، ان میں سلمان رشدی کا" Midnight's Childern"،اے۔ایس بائٹ کا"Possession"،مائیکل اونداتجے کا"The English Patient"وغیرہ شامل ہیں۔یہ امر قابل ذکر ہے کہ تاریخی بیانیے کا زیادہ تر استعمال دوسری عالمی جنگ کے بعد لکھے گئے متون میں نظر آتا ہے۔

فنی مخطوطہ(Pastiche)

فنی مخطوطے سے مراد تخلیقی کام کا ایک پارہ یا ٹکڑا ہے۔ادب میں ڈرامہ، آرٹ یا دیگر ایسی بہت سی چیزوں کو آپس میں ملا دینے کا عمل۔اس سے مراد ایسا فن پارہ ہے جس میں کئی اصناف کی خصوصیات یک جا ہوں۔ کہیں افسانہ اور کہیں نظم ہو۔ کہیں لگے کہ یہ فن پارہ کسی بیانیے کا اظہار ہے۔قومی انگریزی اردو لغت میں Pastiche کا ترجمہ "امتزاجیت" کیا گیا ہے۔اس کے حوالے سے کہا گیا ہے کہ یہ فن لطیفہ، موسیقی یا ادب کا فن پارہ ہے جس کا منصوبہ اور اسالیب فن دوسرے فن پاروں سے مستعار لیے گئے ہیں۔ ادبی عناصر کا طنزیہ استعمال، مختلف عناصر کی غیر منظم آمیزش، معجون، مرکب، ملغوبہ۔[13] آکسفرڈ ڈکشنری آف لٹریری ٹرمز میں اس اصطلاح کی تعریف ان الفاظ میں کی گئی ہے:

> "ایسا ادبی تخلیقی فن پارہ جس کی تشکیل دیگر متنوع لکھاریوں کی تخلیقات سے، یا کسی خاص لکھاری کی تخلیقات کے عناصر سے مستعار ہو۔ اس اصطلاح کو حقیقی پن کے فقدان کی نشان دہی کے لیے اہانت آمیز معنی میں برتا جا سکتا ہے، یا زیادہ فطری انداز میں ایسی تخلیقات کی نشان دہی کے لیے جس میں دیگر لکھاریوں کو شعوری اور نسبتاً شگفتہ انداز میں خراج تحسین پیش کیا گیا ہو۔"[14]

یہاں اس بات کا ادراک ضروری ہے کہ Patiche اور نقل (Mockery) میں فرق ہوتا ہے۔ان دونوں کو بعض اوقات بین المتونیت کی ہی مثال قرار دیا جاتا ہے۔ تاہم یہ قاری پر منحصر ہے کہ وہ اس کی تفہیم کیسے کرتا ہے۔ قاری کے لیے ناگزیر ہے کہ وہ حوالے کے سیاق وسباق سے پوری طرح آگاہ ہو۔ صرف اسی صورت میں ہی وہ ان دونوں کے مابین فرق کا ادراک کر سکتا ہے۔ پیروڈی میں عام طور پر مبالغے سے کام لیا جاتا ہے اور حقیقی مواد سے تفریح کا عنصر کشید کیا جاتا ہے۔ جبکہ pastiche میں اصل کے انداز کو تو اختیار کیا جاتا ہے، لیکن اس کے ساتھ مزید کچھ نہیں کیا جاتا اور نہ ہی اصل شے کے فن کو مجروح کیا جاتا ہے۔

مابعد جدید مصنفین کے مطابق بعض لکھاری ادبی اسلوب (کلاسیکی اور جدید) تحریر کرتے وقت اپنی مرضی سے کام لیتے ہیں۔ان کا اصرار اس امر پر ہوتا ہے کہ ان کی نگارشات محض فکشن یا افسانوی ادب نہیں بلکہ ان میں روح کا اظہار بھی شامل ہے جسے حتمی اور متعین قرار دیا جاتا ہے۔اس لیے قاری کا تخیل بھی اسی سوچ کے ساتھ ارتقاء کے عمل سے گزرتا ہے کہ جو کچھ لکھا گیا ہے اس کا تعلق حقیقت سے ہے۔ معنی کا یہ نظام مختلف نظاموں پر بنیاد رکھتا ہے اور خود کو قائم رکھنے کے حوالے سے آزاد ہے۔مابعد جدیدیت میں Pastiche کو قدیم اسلوب کی نقل کے حوالے سے بھی دیکھا جاتا ہے۔اس کو دیگر بہت سے مفاہیم میں بھی دیکھا جا سکتا ہے۔مابعد جدید تھیوری کے تناظر میں اسے معلومات کی فراہمی کی سبیل کے طور پر بھی دیکھا جا سکتا ہے۔یہ مختلف اصناف کی خصوصیات کو مجتمع کر کے ایک صنف وضع کرنے اور مابعد جدید صورت حال میں مختلف چیزوں پر تبصرہ کرنے سے بھی متعلق ہے۔اس کے متنوع استعمال کا اندازہ یوں لگایا جا سکتا ہے کہ مابعد جدید فکشن نگار ولیم ایس سائنسی افسانوں میں جاسوسی کے عنصر لے آتا ہے۔M. Artwood نے سائنسی کہانیوں کے بیانیے میں پریوں کی داستان کو شامل کر دیا ہے۔G. Braschi نے شاعری، اشتہارات، موسیقی اور ڈرامے کو ایک صنف میں یکجا کر دیا ہے۔H. Eco کے ہاں جاسوسی، سائنسی اور پریوں کی کہانیاں ایک ساتھ بیان کی گئی ہیں۔

pastiche کے حوالے سے یہ رائے بھی قائم کی جاتی ہے کہ یہ تکنیک بذات خود کچھ نیا تخلیق کرنے کے بارے میں نہیں ہے، بلکہ یہ پرانے ادب کو ہی ایک نئے اور انوکھے انداز میں پیش کرنے کا نام ہے۔ یہ دراصل پرانی اصناف کو نئے متن میں منتقل کرنے کا عمل ہے۔ یہ نیا متن بہت سے پرانے متون کا حوالہ

بنتا ہے۔یادرہے کہ یہ حوالے ہو بہو نقل نہیں ہوتے بلکہ پرانی چیز کو نیا لباس پہنا دینے کے مترادف ہوتے ہیں۔سائنس فکشن میں جاسوسی فکشن کی آمیزش کر دی جائے یا جاسوسی فکشن میں سائنس فکشن کے عناصر لائے جائیں۔کسی ناول میں شاعری کا ٹکڑا شامل کر دیا جائے یا کوئی گیت بیانیے کا حصہ بنا دیا جائے۔مابعد جدید مصنفین اپنی تخلیقات میں کسی ایک صنف کی بجائے کئی اصناف کی آمیزش کو جائز قرار دیتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ وہ بہ یک وقت کئی اصناف کی خصوصیات کا استعمال کرتے دکھائی دیتے ہیں۔

سنسنی خیزی (Paranoia)

آکسفرڈ اردو انگریزی ڈکشنری میں Paranoia کی تعریف یوں بیان کی گئی ہے:

"دماغی خلل، خبط جس میں خود کو اہم اور دوسروں کو اپنے مصائب کا ذمہ دار سمجھا جائے یا دوسروں کی طرف سے بے اعتباری اور شبہ کا رجحان رکھنا۔"[15]

بیسویں صدی میں عالمی منظر نامے پر رونما ہونے والی متنوع تبدیلیوں نے انسانی سوچ کے زاویے بدل کر رکھ دیئے۔انسانی زندگی سے وابستہ ہر شے کو اس تغیر کے ذائقے سے آشنا ہونا پڑا۔اس صدی کے آخر میں دنیا نے مابعد جدیدیت کا زور دیکھا۔یہ عہد ٹیکنالوجی اور میڈیا جیسے جدید ذرائع ابلاغ کا عہد ہے۔مابعد جدید لکھاریوں نے میڈیا اور جدید ذرائع ابلاغ کو بھی اپنی تخلیقات کا حصہ بنایا۔قاری اور عام آدمی بھی ان سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔مابعد جدیدیت نے ٹیکنالوجی کے علاوہ ان سرد جنگوں کو بھی موضوع بنایا ہے جو گھروں سے لے کر معاشروں اور مختلف جغرافیائی خطوں تک پھیلی ہوئی ہے۔مشرق اور مغرب کے مابین حائل خلیج کی بڑی وجہ بھی اسی نوعیت کی کشیدگی ہے۔اس نے اس عہد کے عام انسان کو بھی خوف میں جکڑ رکھا ہے۔اسی نفسیاتی کیفیت کو مابعد جدید مصنفین Paranoia کا نام دیتے ہیں۔ٹیکنالوجی اور میڈیا کی مدد سے انسانی دماغوں کو اسیر بنا لیا گیا ہے اور انہیں اپنی مرضی کے مطابق کنٹرول کیا جاتا ہے۔اس بات کا اظہار بہت سے مابعد جدید مصنفین کے ہاں دیکھا جا سکتا ہے۔مثال کے طور پر فلپ رینے کا ناول "Mortal Engines" ایسی تخلیق ہے جس میں ٹیکنالوجی کی حیرت ناک ترقی کی عکاسی کے ساتھ ساتھ سرد جنگ کی ہیبت کو بھی بیانیے کا حصہ بنایا گیا ہے۔مابعد جدید لکھاریوں نے اس تکنیک کے استعمال کے ذریعے اپنی تخلیقات میں خوف کے مناظر بھی پیش کیے ہیں جن کی قرات کے تجربے سے گزر کر قاری ایک خاص نوع کے خوف کا شکار ہو جاتا ہے۔مثال کے طور پر انسانوں کے قتل کے لرزہ خیز واقعات کی عکاسی یا انسانی اعضا کی چیر پھاڑ جیسے اندوہناک مناظر کی تصویر کشی۔

کثرت پسندی (Maximalism)

مابعد جدید فکشن میں برتی جانے والی یہ تکنیک فن پارے میں رنگا رنگی اور تنوع سے سروکار رکھتی ہے۔اس تکنیک کی مدد سے فکشن میں سیاست اور ثقافت کو باہم پیش کیا جا سکتا ہے۔ادب میں اس تکنیک کو قلت پسندی (Minimalism) کے رد عمل کے طور پر فروغ حاصل ہوا۔قلت پسندی جہاں چیزوں کو واضح، شفاف اور کم وقت دینے کی قائل ہے، وہیں کثرت پسندی چیزوں کے اظہار کے حوالے سے فراوانی اور تنوع میں یقین رکھتی ہے۔بہت سے مابعد جدید فکشن نگاروں کے نزدیک کثرت پسندی وہ تکنیک ہے جو چیزوں کو ان کی اصل حالت میں دیکھنے کی قائل ہے۔مابعد جدیدیت زیادہ سخت قوانین اور قدغنوں میں یقین نہیں رکھتی ہے۔اس کے متون کی طوالت کی حد مقرر نہیں ہے۔بعض مابعد جدید ادب پارے انتہائی طویل اور ضخیم ہیں۔اس کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ مابعد جدیدیت اشیاء کو متنوع انداز میں پیش کرنے میں دل چسپی رکھتی ہے۔یہاں متن کی طوالت میں اضافہ کرنے کے علاوہ معاشرت، ثقافت، سیاست، مذہب اور کلچر سے متعلق ہر تفصیل کو بیانیے کا حصہ بنا دیتی ہے۔ایسی نگارشات میں جدید ٹیکنالوجی کو بھی باقاعدہ موضوع کے طور پر اختیار کیا جاتا ہے۔اس تکنیک میں ان چھوٹے اجزا کو بھی بیانیے میں جگہ دی جاتی ہے جنہیں عام ادب بے اعتنائی کے رویے کے تحت حاشیے کی جانب دھکیل دیتا ہے۔کثرت پسندی لکھاری کو اپنی تخلیق میں نیا تجربہ کرنے کی گنجائش فراہم کرتی ہے۔ڈیوڈ ویلس اور فوسٹر جیسے فکشن نگاروں کے ہاں اس کی واضح مثالیں دیکھی جا سکتی ہیں۔

قلت پسندی (Minimalism)

ادبی قلت پسندی (Minimalism)میں بنیادی تفصیلات پر توجہ مرکوز کی جاتی ہے اور قاری سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ کہانی کی تخلیق میں فعال کردار ادا کرے۔اس تکنیک کے حامل فکشن میں کردار زیادہ غیر معمولی نوعیت کے نہیں ہوتے۔کثرت پسندی(Maximalism)کے برعکس قلت پسندی میں انتہائی بنیادی اور ناگزیر معلومات کو ہی بیانیے کا حصہ بنایا جاتا ہے۔اس امر میں کفایت الفاظ سے کام لیا جاتا ہے۔قلت پسند لکھاری اسمائے صفت، افعال اور بے معنی تفصیلات کے استعمال سے کتراتے ہیں۔تمام جزئیات کے بیان کی بجائے یہاں لکھاری عمومی تناظر پیش کرنے پر اکتفا کرتا ہے اور پھر قاری کے تخیل کو کہانی کی تشکیل اور تکمیل کا وظیفہ سونپ دیتا ہے۔مابعد جدید فکشن نگاروں میں جان فوسی(Jon Fosse)اور خاص طور پر سیموئیل بیکٹ کو اس تکنیک کے بنیاد گزاروں کی حیثیت حاصل ہے۔[16]

اختراع(Fabulation)

یہ بیانیہ تکنیک دراصل روایتی حقیقت نگاری اور حقیقت کے مسلمہ تصور سے انحراف کی صورت ہے۔حقیقت نگاری کو مسترد کرتے ہوئے اختراع (Fabulation)اس تصور پر یقین رکھتی ہے کہ ادب اپنی نہج میں ایک تخلیقی نگارش ہے،جو حقیقت کے مروجہ پیمانوں اور توافق(Versimilitude)کی پابند نہیں ہے۔یہ بیانیہ تکنیک ناول کے روایتی ڈھانچے اور اس میں راوی کی اہمیت جیسے مسلمہ ادبی تصورات کو چیلنج کرتی ہے۔اس کے برعکس یہ جادو، اساطیر جیسے فنتازی عناصر یا پھر سائنس فکشن جیسی مقبول صنف کے عناصر کو زیادہ اہمیت دیتی ہے۔Fabulation کی اصطلاح سب سے پہلے رابرٹ سکولز(Robert Scholes)نے اپنی کتاب"The Fabulators"میں استعمال کی تھی۔[17]

تقطیع(Fragmentaion)

Fragmentaion مابعد جدید ادب کا ایک اور اہم عنصر ہے۔اس میں پلاٹ، کرداروں، تھیم، تمثال اور حقیقی حوالہ جات کے لحاظ سے بہت سے عناصر کو قطع کر کے پورے فن پارے کے مختلف مقامات پر پھیلا دیا جاتا ہے۔[18]عمومی طور پر اس تکنیک میں واقعات، کرداروں اور اعمال کی ترتیب کو بدل دیا جاتا ہے۔پہلی نظر میں یہ صورت حال جدیدیت کے مماثل نظر آتی ہے۔تاہم، یہ تکنیک مابعد الطبیعاتی سطح پر غیر معلوم اور افراتفری کی حامل کائنات کی پیش کش کو مقصد بناتی ہے۔اس میں روزمرہ زبان کو شاعری اور انجیل کے حوالہ جات سے باہم ملا دیا جاتا ہے جس سے نحوی نظام میں بگاڑ اور قواعد کا انتشار سامنے آتا ہے۔اس نلانوس اور نحوی بگاڑ کی شکار زبان کے ذریعے کردار اور اس کے معروض کے مابین ایک نوع کی بیگانگی کی فضا تشکیل دی جاتی ہے۔یہ زبان مرکزی کردار کے تحت الشعور کے خوف اور خبط کو افراتفری کی حامل نظر آنے والی دنیا کے انکشاف میں استعمال کرتی ہے۔پیٹر ریکالاک وڈ کا ناول"No One is Talking About This"اس تکنیک کی حالیہ مثال ہے۔اس میں انٹرنیٹ کے استعمال کے معیار زندگی اور تخلیقی عمل پر اثرات کا جائزہ لینے کے لیے اس تکنیک کا استعمال کیا گیا ہے۔

اس مطالعہ کی بنیاد پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ مابعد جدید بیانیہ وسائل محض فنی تجربات یا اسلوبیاتی تنوع کے مظاہر نہیں، بلکہ وہ فکری، تہذیبی اور جمالیاتی رویوں کی نمائندگی کرتے ہیں جن کے ذریعے معاصر ادب میں حقیقت، شناخت، تاریخ، حافظے اور انسانی تجربے کے مروّجہ تصورات کو نئے تناظر میں دیکھا اور پرکھا جاتا ہے۔ان تکنیکوں کے ذریعے ادبی متن کسی ایک حتمی تعبیر یا مستحکم حقیقت کا پابند نہیں رہتا، بلکہ متعدد امکانات، متضاد زاویہ ہائے نظر اور متنوع قرأتوں کے لیے گنجائش پیدا کرتا ہے۔تاہم، ان بیانیہ وسائل کی معنویت کا تعین محض ان کے استعمال سے نہیں، بلکہ اس امر سے ہوتا ہے کہ وہ تخلیق کے فکری نظام، جمالیاتی ساخت اور موضوعاتی تقاضوں سے کس حد تک ہم آہنگ ہیں۔اس اعتبار سے مابعد جدید بیانیہ تکنیک نہ صرف ادبی اظہار کے امکانات کو وسعت دیتی ہیں بلکہ متن، مصنف، قاری اور حقیقت کے باہمی رشتوں کی از سرِ نو تفہیم کا وسیلہ بھی بنتی ہیں۔یوں ان متنوع بیانیہ وسائل کا مطالعہ مابعد جدید ادب کی فنی پیچیدگیوں، فکری جہات اور معنوی امکانات کو سمجھنے کے لیے بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔

حوالہ جات:

1 نعیمہ بی بی، **حسن کی صورت حال۔ خالی جگہیں پر کرو میں تکنیک کے تجربات**، (اسلام آباد: بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی)، ص76۔

2 "A subtle humorous perception of incongruity in which an apparently straightforward statement or event is given another significance by its context.", The Oxford Dictionary of Literary Terms, p. 187.

3 **قومی اردو انگریزی لغت**، ص123۔

4 www.dictionary.com/browse/playfullness۔

5 "Full of fun and high spirits;frolicsome or sportive.", http://encyclopedia2.thefreedictionary.com۔

6 http://encyclopedia2.thefreedictionary.com۔

7 http://encyclopedia2.thefreedictionary.com۔

8 **قومی انگریزی اردو لغت**، ص163۔

9 https://en.oxforddictionaries.com/definition/black_humour۔

10 **آکسفورڈ اردو انگریزی لغت**، ص557۔

11 سہیل احمد خان، **ادبی اصطلاحات**، ص83۔

12 Linda Hutcheon."A Poetics of Postmodernism: History, Theory, Fiction."Routledge, New York, 1988,p.19.

13 **قومی انگریزی اردو لغت**، ص1172۔

14 "A literary work composed from elements borrowed either from various other writers or from a particular earlier author. The term can be used in a derogatory sense to indicate lack or originality, or more neturally to refer to works that involvet tribute to other writers.", Oxford Dictionary of Literary Terms,p.269.

15 **آکسفرڈ اردو انگریزی لغت**، ص1186۔

16 Marion Klarer." An Introduction to Literary Studies.",ISBN 0-415-33382-2.

17 Patricia Waugh."Metafiction: The Theory and Practice of Self-conscious Fiction.",Routledge, Londone, 2001, p2.

18 H.T.Lehmann."Postdramatic Theatre", Routledge,London,2005,p.88 .